OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/index.php/ai

# فن جرح وتعدیل میں امام ابن ابی شیبہؒ کا امتیازی منہج:
# (ایک تحقیقی مطالعہ)

# *Discrimination Methodology of Imām Ibn Abī Shayba in Fun e Jarḥ wa-l-taʿdīl (Naqd-e-Rijāl): (A Research Study)*

**Dr. Irfan Jafar**
*Lecturer Islamiat, Govt Graduate College, Sahiwal*
*International Post-Doc Fellowship, Islamic Research Institute, IIU, Islamabad.*
(Email: *i.z03035040887@gmail.com*)

**Muhammad Saad Dehlvi**
*Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.*
(Email: *muhammadsaaddehlvi@gmail.com*)

**Asia Parveen**
*M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad.*
(Email: *asiaperveenkml@gmail.com*)

**Abstract:**
*Imām Ibn Abī Shaybah, belonging to the 2nd/3rd century AH, achieved a high standing in the field of ḥadīth. His unique style of Jarḥ wa-l-taʿdīl and specific terminology in his books of ḥadīth, particularly in Al-Muṣannaf, have earned him a special place in the literature of ḥadīth. His characteristics reflect valuable contributions to the art of ḥadīth. The knowledge of criticism (Naqd-e-Rijāl) is crucial in the field of Ulūm al-Hadīth, assessing the validity, reliability, and authenticity of ḥadīths by evaluating the narrators' wisdom, piety, honesty, and memory. Imām Ibn Abī Shaybah was a renowned figure in this field, establishing his distinctive approach to criticizing the narrators of ḥadīths of the Prophet (Peace Be Upon Him). This research paper aims to highlight the distinctive features of Imām Ibn Abī Shaybah's methodology in criticizing the narrators of ḥadīth. He used various terms to describe the status and level of narrators, adopting a moderate approach to character evaluation. He also assigned different meanings to*

CC BY

*terms used differently by other experts in Naqd-e-Rijāl. This article provides a comprehensive overview of Imām Ibn Abī Shaybah's contributions to the knowledge of Naqd-e-Rijāl.*

***Key Words:*** *Imām Ibn Abī Shaibah, Criticism on the Transmitters of Hadīth (Naqd-e-Rijāl), Sciences of Hadīth, Jarḥ wa-l-taʿdīl*

## تعارف:

دین اسلام کا دوسرا بنیادی ماخذ حدیث ہے۔اس ذخیر حدیث کی حفاظت وصیانت کے لیے محدثین نے اسماء الرجال کا فن متعارف کروایا۔اسی عظیم فن کی ایک اہم جہت " **جرح وتعدیل، نقد رجال**" ہے۔جس کا مقصد احادیث طیبہ کے ضمن میں جملہ رواۃ کی عدالت وضبط کا جامع تنقیدی جائزہ لینا ہے۔اس میں ان کے محاسن اخلاق، سیرت وکردار اور معمولات زندگی کے کوائف بھی نقد وجرح کی میزان پر پرکھے جاتے ہیں۔لہذا ذخیرہ حدیث کو جھوٹ، بہتان، ملاوٹ، تحریف، تصحیف، نقص وزیادتی سے پاک رکھنے کے لیے علم نقد رجال، علم جرح وتعدیل نہایت اہمیت کا حامل ہے۔اس عظیم الشان وعالی مرتبت علم کے ذریعے حدیث کی حفاظت کی جاتی ہے۔محدثین جرح وتعدیل کے جو وقیع اصول وقواعد مقرر کیے اور صحیح و سقیم روایات کو پہچاننے کا جو عالی معیار قائم کیا وہ ہر زمانے کے اہل علم میں مستند اور مسلم رہا۔یہ ٹھوس علمی حقیقت ہے کہ روایات کو پرکھنے کا اس سے بہتر معیار دُنیا میں موجود نہیں۔

علم جرح وتعدیل ونقد رجال مسلمانوں کا طرہ امتیاز ہے۔نقد رجال ہی وہ علم ہے جس کے ذریعے احادیث کے علل کی معرفت اور صحت وضعف کا علم ہوتا ہے۔لہذا ہر دور میں اس کی ضرورت واہمیت مسلم رہی ہے۔احادیث رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے نقد رجال کے موضوع پر ہر زمانے میں مختلف انواع واقسام کی کتب لکھی گئیں۔بعض علماء نے صرف ثقات راویوں پر کتب تالیف کیں اور بعض نے ضعفاء راویوں پر تفصیلی کتب تصنیف کیں اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے دونوں قسم کے راویوں کو ملا کر عمومی تصانیف لکھیں۔جبکہ بعض علماء ومحدثین ایسے بھی تھے جنہوں نے اس فن پر مستقل تو کتب نہیں لکھیں بلکہ اپنی کتب احادیث میں ان کا گاہے بگاہے تذکرہ کر دیا ہے۔جیسا کہ امام ابن ابی شیبہؒ(1) نے اپنی تصانیف میں رواۃ حدیث پر متعدد مقامات پر جرح وتعدیل کی ہے۔لہذا امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی وسعت وبساط کے مطابق " علم جرح وتعدیل " کے میدان میں عظیم خدمات سرانجام دیں۔امام ابن ابی شیبہؒ نے اس وقت میں راوۃ پر جرح وتعدیل کی تھی جب یہ فن اپنے ابتدائی وارتقائی مراحل سے گزر رہا تھا۔زیر نظر فصل میں امام ابن ابی شیبہؒ کے جرح وتعدیل کے مخصوص وامتیازی

اسلوب کا جائزہ پیش کیا جائے۔ لہذا امام ابن ابی شیبہؒ کے جرح وتعدیل کے امتیازی منہج کو بیان کرنے سے قبل جرح وتعدیل کا مفہوم اور اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

## علم جرح وتعدیل

جرح وتعدیل دراصل حفاظت حدیث کی غرض سے وجود میں آنے والا ایک قیمتی علم ہے۔ جس کے ذریعے حدیث کو بیان کرنے والے راویوں کو پرکھا جاتا ہے کہ آیا وہ اس معیار پر پورے اترتے ہیں کہ جو کسی بھی حدیث کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نہیں۔ اور یوں حدیث کے ہر راوی کو سامنے رکھ کر اس اس کے حالات اسماء الرجال کی کتب میں موجود ہیں کہ جنہیں محدثین نے بڑی عرق ریزی کے بعد مرتب کیا۔ اس طرح رواۃ پر حکم لگایا ہے کہ فلاں راوی ثقہ ہے یا ضعیف۔ راویوں پر ان کے معتبر اور غیر معتبر ہونے کا حکم لگانے کا نام ہی علم جرح وتعدیل ہے۔

## جرح وتعدیل کا مفہوم

جرح دراصل راوی کے ان عیوب و نقائص کا بیان ہے جن کے باعث اس کی عدالت وضبط ساقط ہو جاتا ہے اور اس کی روایت رد کر دی جاتی ہے اور تعدیل راوی کی عدالت یا اس کے ضبط کے اثبات کا بیان ہے یعنی اس چیز کا بیان کہ یہ راوی عادل وضابط ہے جس کی بناء پر اس کی راویت قابل حجت ہے۔ مزید برآں علمائے اہل فن نے جرح وتعدیل کی جو مختلف تعریفات کی ہیں۔ ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

- امام ابن الاثیر نے نقل فرمایا ہے کہ:

**((الجرح : وصف متی التحق بالراوی والشاھد سقط الاعتبار بقوله و بطل العمل به، والتعدیل: وصف متی التحق بها اعتبر بقولها و اخذ به))** (2)

" جرح: ایسا وصف ہے کہ جب کسی راوی یا شاہد کے ساتھ ملحق ہو جاتا ہے تو اس کے قول کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے اور اس پر عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اور تعدیل: ایسا وصف ہے کہ جب یہ کسی راوی یا شاہد کے ساتھ ملحق ہو جائے تو اس کا قول معتبر ٹھہرتا ہے اور اسے قبول کیا جاتا ہے۔"

- حاجی خلیفہ لکھتے ہیں:

**((هو علم یبحث فیه عن جرح الرواۃوتعدیلهم بالفاظ مخصوصة وعن مراتب تلك الالفاظ))** (3)

"یہ ایسا علم ہے کہ جس میں راویوں کی جرح اور ان کی تعدیل پر مخصوص الفاظ کے ساتھ بحث کی جاتی ہے اور ان الفاظ کے فرق کی بنیاد پر راویوں کے مراتب مرتب کیے جاتے ہیں"

- ڈاکٹر صبحی صالح نے اس علم کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

**((ھو علم یبحث عن الرواۃ من حیث ماورد فی شانھم ممایشینھم او یزکیھم بالفاظ مخصوصۃ))**(4)

"جرح وتعدیل وہ علم ہے جو مخصوص الفاظ کے ساتھ راویوں کے بارے میں بحث کرتا ہے، اس حوالے سے کہ ان کے احوال کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے وہ ان کے عیوب ظاہر کرتا ہے یا ان کا تزکیہ کرتا ہے۔"

ان تعریفات کا ماحصل یہ ہے کہ جرح وتعدیل وہ علم ہے کہ جس میں راویوں پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے بحث کے ذریعے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ وہ عادل وضابط ہیں یا نہیں اور ان کی روایت قابل قبول ہے یا نہیں۔

- حافظ ابن الصلاح نے اس علم کی اہمیت کے بارے میں لکھا ہے

**" معرفۃ الثقات و الضعفاء من رواۃ الحدیث،ھذا من اجل نوع و افخمہ ،فنہ المرقاۃ لی معرفۃ صحۃ الحدیچ و سقمہ ،ولاہل المعرفۃ بالحدیث فیہ تصانیف"**(5)

" رواۃ حدیث میں سے ثقات اور ضعفاء کی معرفت کے بارے میں ہے۔ یہ علم حدیث کی جلیل القدر اور عالیشان نوع ہے۔ یہ صحت حدیث اور اس کے سقم کی معرفت کی ترقی ہے۔ محدثین نے اس علم سے متعلق بہت سی کتابیں لکھیں"

علم جرح وتعدیل کی اہمیت

فن حدیث میں روایت بیان کرنے والے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اگر راوی عادل وضابط اور ثقہ ہو تو اس کی روایت کو قبول کر لیا جاتا ہے لیکن اگر اس میں عدالت وضبط اور ثقاہے کی صفات نہ پائی جائیں یا وہ جھوٹا ہو، اس کا حافظہ کمزور ہو اور اختلاط کا شکار ہو جاتا ہو تو اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ نقد حدیث میں روایات اور ان کے تمام طرق واسناد کو جمع کیا جاتا ہے اور پھر ان کی اسناد ومتن کی تحقیق کی جاتی ہے تاکہ صحیح روایات کو ضعیف روایات سے الگ کیا جا سکے۔

علوم الحدیث میں علم جرح وتعدیل نہایت جلیل القدر اور دقیق علم ہے۔ اس علم پر ہی قبول حدیث اور عدم قبول حدیث کا انحصار ہے اور یہ ردو قبول، قواعد وضوابط کے بغیر ممکن نہیں۔ لہذا اس فن کے علماء نے تواریخ رجال کا تتبع کیا اور ان کی اخبار سے متعلق دقیق ترین معلومات حاصل کیں۔ وہ حق کے بیان میں جرات مند اور بے باک تھے۔ انہوں نے اس بارے میں کسی کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کی ہے، امام علی بن المدینیؒ نے اپنے والد کو "ضعیف"(6) اور امام ابو داؤدؒ نے اپنے ہی بیٹے کو "کذاب" کہا ہے۔(7) جس کو انہوں نے اپنے دلائل اور اصول کی بنیاد پر عادل پایا اس کی تعدیل کی اور جس کو انہوں نے مجروح پایا اس پر جرح کی۔ اس بارے میں انہوں نے کسی شخصیت کے شخصی اعتبار کا کوئی لحاظ نہیں کیا کیونکہ ان کا مقصد اللہ کے لیے اخلاص اور حدیث رسول ﷺ کی حفاظت تھا۔ محدثین نقد رجال کے ضمن میں راویوں کی طرف سے

وہم، نسیان، خطاء اور جھوٹ وغیرہ ثابت ہونے پر جرح کرتے ہیں کسی کے ساتھ ان کے ذاتی تعلقات کی وجہ سے ان کی تعدیل یا جرح نہیں ہوتی بلکہ پوری ایمانداری اور ذمہ داری سے وہ یہ کام کرتے ہیں۔اس میں کسی کے لیے کوئی رعایت نہیں برتی جاتی تھی۔

نقد رجال کا مفہوم

علوم الحدث میں ''نقد'' سے مراد صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ کرنا،احادیث کرنے افراد پر جرح کرنا اور تعدیل بیان کرنا ہے۔ مصطفی اعظمی نے محدثین کے نزدیک '' نقد'' کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

**''یمکن تعریفه بانه تمییز الاحادیثالصحیحةمن الضعیفة.والحکم علی الرواة توثیقاو تجریحا''**[8]

'' نقد یہ ہے کہ صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ کرنا،احادیث بیان کرنے والے افراد کی توثیق کرنا اور ان پر جرح کرنا ہے۔''

امام ابن ابی شیبہؒ کا جرح وتعدیل میں مقام

امام ابن ابی شیبہ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث تھے،اور آپؒ نقد رجال میں بھی غیر معمولی شہرت کے حامل ہیں۔آپ امام الجرح والتعدیل یحی بن معینؒ،امام علی بن المدینیؒ،امام احمد بن حنبلؒ،امام اسحاق بن راہویہؒ کے ہم عصر تھے، وہ آپ کا بہت ادب کرتے تھے اور آپ کی علمی فضیلت اور قدر و منزلت کے معترف تھے۔نقد رجال میں امام یحیٰ بن معینؒ اپنے زمانے میں مرجع خلائق تھے۔بڑے بڑے علماء اس فن میں آپ سے تربیت لیتے تھے۔نقد رجال کی مختلف کتابوں میں تقریباً پانچ ہزار اشخاص کی جرح وتعدیل کے متعلق آپ سینکڑوں اقوال موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبوی ﷺ کی تحدیث وروایت کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے لیکن تحدیث حدیث کے ساتھ ساتھ فن رجال پر نقد و جرح کرنے والوں میں امام ابن ابی شیبہؒ امتیازی مقام کے حامل ہیں۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے نقد رجال میں اعتدال کا منہج اختیار کیا ہے۔تاہم انہوں نے رواۃ حدیث کی تعدیل اور تجریح میں حد درجہ احتیاط سے کام لیا۔اس سلسلے میں انہوں بہت سے رجال حدیث پر نقد کی ہے ان کی منہج نقد اور تبحر علمی کا اندازہ ان اقوال سے ہوتا ہے۔اور بہت سے علمائے اہل الحدیث نے رجال کی توثیق وتعدیل کے سلسلے میں امام ابن ابی شیبہؒ پر اعتماد کیا ہے۔ابن عدی نے اپنی تصنیف '' الکامل'' میں ائمہ حدیث کی جرح وتعدیل کے ضمن میں اقوال کو نقل کیا ہے۔[9]

امام سخاویؒ نے امام ابن ابی شیبہؒ کو معتمد و مستند ائمہ و جرح وتعدیل میں شمار کیا ہے۔[10] امام ذہبیؒ نے تہذیب التہذیب میں امام ابن ابی شیبہؒ کے نقد رجال کے سلسلے میں اقوال نقل کیے ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

- امام ابن ابی شیبہؒ کا قول یزید بن ہارون کی توثیق کے سلسلے میں نقل کیا ہے:

"ما رایت اتقن حفظاً من یزید"(11)

"میں نے یزید بن ہارون سے متقن اور حافظ سے بڑھ کر نہیں دیکھا"

- اسی طرح امام ابن ابی شیبہؒ حمید بن عبد الرحمٰن الرؤاسیؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"قلّ من رایت مثله"(12)"میں نے بہت کم ان کی مثل دیکھے ہیں"

- امام مزی تہذیب الکمال میں نقل کرتے ہیں کہ امام ابن ابی شیبہؒ نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کی توثیق کی ہے۔اس ضمن وہ انؒ کا اور عبداللہ بن نمیر کا مشترکہ قول نقل کرتے ہیں:

**"و قال عبد الله بن نمير ، وابو بكر بن ابی شيبة: ماراينا مثل محمد بن اسماعيل "(13)**

اور عبداللہ بن نمیر اور امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے محمد بن اسماعیل جیسا شخص کوئی دوسرا نہیں دیکھا"

- امام ابن ابی شیبہؒ کے نقد رجال کے منہج کے بارے میں ڈاکٹر حمد بن ابراہیم اللحیدانؒ لکھتے ہیں:

**((وله كتاب فی التاريخ علی منوال المحدثين ،ضمن "المصنف"يذكر فيهالتواريخ الهامة ، لمعرفة اتصال الرواة و انقطاعهم ، ويبين اسماء بعض المشهورين بكناهم،او العكس۔ وذكر وفيات بعض المشاهير من الصحابة و التابعين و من بعدهم و لن اذكر امثلة كل ذلك ؛ لانها كثيرة جداً،ولانها موجودة ضمن هذا الكتاب و الاطلاع عليه يسير"(14)**

"امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی " المصنف" میں محدثین کے منہج پر کتاب التاریخ ذکر کی ہے۔اس میں انہوں نے تواریخ ذکر کی ہیں جس سے متصل اور منقطع رواۃ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔اور بہت سے مشہور رواۃ کے اسماء کے ساتھ ساتھ ان کی کنیت بھی ذکر کی ہیں۔اور بعض صحابہ کرام،تابعین عظام و تبع تابعین کی تاریخ وفات کا بھی ذکر کیا ہے۔اس سلسلے میں کتاب التاریخ کے اندر بہت سی مثال موجود ہیں۔"

- اسی طرح ڈاکٹر عبدالعزیز العمری نے مقدمۃ" المغازی" میں لکھا ہے۔

**((فان ابن ابی شيبةيشتغل بعلم الجرح والتعديل اشتغاله بحفظ الحديث وروايته و تدوينه))(15)**

" بے شک امام ابن ابی شیبہؒ حدیث کی حفاظت ، روایت اور تدوین حدیث کے ساتھ علم جرح و تعدیل میں بھی مشغول رہتے تھے"

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ جرح و تعدیل اور نقد رجال میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔آپ نے صحیح اور

عدم صحیح روایات کی تمیز اور رواۃ حدیث کی سیرت و کردار معلوم کرنے میں اپنی پوری ذہنی اور عملی قوت صرف کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے محدثانہ بصیرت کے ساتھ ساتھ ان فن جرح و تعدیل میں بھی مہارت رکھنے کا اعتراف محدثین کرام اور ارباب تاریخ و سیر نے کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کی عدالت و ثقاہت

طبقات و تراجم رجال کی کتابوں میں امام ابن ابی شیبہؒ کو امامت، بہترین حافظے اور استحضار تام اور تالیف کی عمدگی جیسے اوصاف کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔ یہ القاب اگرچہ دوسرے محدثین کے لیے بھی استعمال کیے گئے ہیں لیکن امام ابن ابی شیبہؒ کی خاص بات یہ ہے کہ ان کے لیے ان القابات و اوصاف کا استعمال اس زمانے کے چوٹی کے علماء سے تقابل کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ابن عدی نے اپنی "الکامل" میں ابن ابی شیبہؒ کو ان ائمہ میں شمار کیا ہے۔ جن کی بات سند اور حجت کا درجہ رکھتی ہے۔[16] امام ابن ابی شیبہؒ کی توثیق کے بارے میں بے شمار علمائے کرام کے اقوال ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

- امام عجلیؒ نے "ثقہ اور حافظ حدیث" کہا ہے۔[17]
- امام ابو حاتم رازی جو ایک بہت بڑے ماہر فن ہیں جن کو اس فن کا امام تسلیم کیا جاتا ہے انہوں نے بھی امام ابن ابی شیبہؒ کو ثقہ کہا ہے۔[18]
- امام خطیب بغدادیؒ نے آپؒ کو "متقن اور حافظ حدیث" کے القابات سے نوازا ہے۔[19]
- عبدالرحمٰن بن یوسف بن خراش نے آپؒ کی " **ابو بکر بن ابی شیبة ثقة**"[20] ان الفاظ میں توثیق کی ہے۔
- اس کے علاوہ امام ذہبیؒ نے آپؒ کے بارے میں "**الحافظ، الکبیر، الحجة، الیه المنتهی فی الثقة** " یہ الفاظ لکھے ہیں۔[21]
- امام الجرح والتعدیل یحیی بن معین نے امام ابن ابی شیبہؒ کی عدالت و ثقاہت کی ان الفاظ میں گواہی دی ہے:

**((قال محمد بن عمرو بن العلاء الجرجانی:سالت یحیی بن معین عن سماع ابی بکر بن ابی شیبة من شریک؛فقال:ابو بکر عند صدوق ولو ادعی السماء من اجل شریک لکان مصدقا فیه))**[22]

"محمد بن عمرو بن العلاء الجرجانی نے امام یحیٰ بن معینؒ سے سوال کیا کہ جب امام ابن ابی شیبہؒ اپنے شریک روایت کا سماع کریں تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟ تو امام یحیٰ بن معینؒ نے فرمایا: امام ابن ابی شیبہؒ ہمارے نزدیک صدوق ہیں۔ اور اگر یہ شریک کے طریق سے روایت کریں تو وہ بھی قابل تصدیق ہے"

اس کے علاوہ امام سیوطیؒ، امام ابن حجر عسقلانیؒ، امام ابن حبانؒ، امام ابن قانعؒ، ابن تغریؒ جیسے عظیم و ماہرین فن جرح و

تعدیل نے آپ کی ثقاہت وعدالت کی گواہی دی ہے۔

تعدیل رجال میں امام ابن ابی شیبہؒ کا اسلوب

امام ابن ابی شیبہؒ نے نقد رجال میں کافی کلام کیا ہے۔ اس میں سے کچھ کلام نقد آپ نے اپنے ہم عصر نقاد محدثین کرام سے حاصل کیا ہے۔ جبکہ اکثر کے بارے میں آپؒ نے بذات خود اپنی تصانیف میں رجال حدیث کی عدالت وضبط اور ثقاہت وضعف کی چھان بین اور اپنی ذاتی رائے سے کلام کیا ہے۔ اس طرح سے آپ کی ذاتی رائے و تحقیقی کاوش کی بدولت کئی نئے گوشے سامنے آئے ہیں جو ہمیں امام ابن ابی شیبہؒ کے منہج واسلوب میں جابجا نظر آتے ہیں۔ اس طرح نقد رجال میں امام ابن ابی شیبہؒ کے دو بنیادی مصادر بنتے ہیں۔ ایک تو ہم عصر ناقدین کی آراء جو کہ قلیل تعداد میں ہیں اور دوسرا امام ابن ابی شیبہؒ کی ذاتی آراء نقد رجال کے بارے میں، اکثر اسی منہج سے ہیں۔

نقد رجال میں تعدیل سے مراد رواۃ کی توثیق ہے۔ کسی بھی راوی کی توثیق میں دو صفات بنیادی ہیں: ایک عدالت اور دوسری ضبط۔ انہیں دو صفات کی وجہ سے ہی راوی کی روایت قبول ہوتی ہے۔ راوی حدیث کے عادل و ضابط ہونے کی شرط پر امت کا اجماع ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے رواۃ حدیث کی تعدیل میں مختلف الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے راویوں کی عدالت وضبط کی حیثیت اور درجہ کا پتہ چلتا ہے۔ ان کے استعمال کردہ الفاظ تعدیل، رواۃ کے درجات میں تفاوت کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔ انہوں نے رجال ورواۃ کی عدالت، ضبط، ثقاہت، صداق، نفی کذب اور درجات تفاوت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی تعدیل بیان کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کی اصطلاحاتِ تعدیل

امام ابن ابی شیبہؒ معتمد ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتب میں اسانید رجال پر جرح وتعدیل کی ہے۔ اس ضمن میں امام ابن ابی شیبہؒ کی مخصوص اصطلاحات ہیں اور ان مصطلحات کے درجات بھی مختلف ہیں یہ صطلاحات جن کا استعمال امام ابن ابی شیبہؒ نے فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

- امام ابن ابی شیبہؒ کی مصطلحات نقد میں سب اعلیٰ درجہ کے وہ الفاظ ہیں جن میں امام ابن ابی شیبہؒ نے رجال سند کی واضح الفاظ میں توثیق وتعدیل کی ہو۔ جیسے: ثقة، وكان ثقة، ثقة ثبت۔ وغیرہ۔
- بعض اصطلاحات ایسی بھی ہیں جن میں پہلے درجہ سے کچھ کم تعدیل معلوم ہوتی ہے۔ جیسے: واثنى عليه خيراً ۔
- کچھ اصطلاحات ایسی بھی اصطلاحات ہیں جو مفہوم مخالف سے سمجھ میں آتی ہیں۔ اور واضح انداز میں ان کی توثیق تو نہیں ہے بلکہ امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک وہ اصطلاحات خاص معنوں میں استعمال ہوتی ہیں جیسا کہ ”ليس به باس“

**لم ار به باساً**" کے الفاظ ہیں۔

- جب امام ابن ابی شیبہؒ کسی راوی کے بارے میں " **لیس به باس** " یا " **لم ار به باساً**" کی اصطلاح استعمال کریں تو اس سے مراد وہ راوی امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک ثقہ راوی ہے۔ اور امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک یہ تعدیل کا آخری مرتبہ ہے۔

اس اصطلاح " **لم ار به باسا**" کی توثیق کے بارے میں علمائے امت کا ابہام ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جس کے راوی کے لیے یہ اصطلاح استعمال ہو ۔ وہ ثقہ ہے اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا جبکہ جمہور کے نزدیک اس کو قبول نہیں کیا جائے۔[23] امام ابن ابی شیبہؒ جس راوی کے نقد میں یہ الفاظ استعمال کریں ان کے نزدیک وہ راوی ثقہ ہے اور قابل قبول ہے۔

تعدیل رواۃ کی مثالیں

امام ابن ابی شیبہؒ نے تعدیل رجال میں جو منہج اختیار کیا ہے وہ بڑا جامع اور متوازن ہے نہ کسی کی بے جا رعایت فرمائی اور نہ ہی تجریح میں غیر معمولی سختی برتی ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے الفاظ موزوں اور فن حدیث کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں ان کی چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

1. امام ابن ابی شیبہؒ نے "**وكان ثقة**" کے الفاظ کے ساتھ اپنے بعض شیوخ اور رجال سند کی توثیق و تعدیل بھی کی ہے جو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ شیخ یا راوی آپ کے نزدیک ثقہ ہے اور اس کی روایات قابل قبول ہیں۔ اس ضمن میں چند ایک امثلہ حسب ذیل ہیں:

- کتاب الطہارت کے باب " **فی المسح علی الخفین کیف هو؟**" میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

**(( حدثنا مخلد بن یزید -وكان ثقة- عن سعید بن عبد العزیز، قال: سالتُ الزهری، عن المسح علی الخفین؟ ،فقال: بیده هكذا، وامراصابعه من مقدم رجله الی فوقها))** [24]

اس راویت میں امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنے استاذ و شیخ مخلد بن یزید کی " وکان ثقہ" کے الفاظ کے ساتھ توثیق و تعدیل کی ہے۔

- کتاب الصلوات کے باب " **الصلاة فی المقصورة**" میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

**(( حدثنا وكیع، عن قیس بن عبد الله -وكان ثقة- قال: رایت الحسن یصلی فی المقصورة))** [25]

اس روایت میں امام ابن ابی شیبہؒ نے رجال سند میں سے ایک راوی " قیس بن عبداللہ" کی توثیق " **وكان ثقة** "

کے الفاظ کے ساتھ کی ہے۔

- کتاب الصیام کے باب" فی تعجیل الافطار و ما ذکر فیه"[26] میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

((حدثنا زیاد بن الربیع-وکان ثقة- عن ابی حمزة الضعبی،انه کان یفطر مع ابن عباس فی رمضان، فکان اذا امسی بعث ربیعة له، یصعد طهر الدار فلما غربت الشمس اذن فیاکل و تاکل ،فاذا فرغ اقیمت الصلاة فیقوم یصلی ،ونصلی معه)) [27]

اس روایت امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنے شیخ زیاد بن الربیع کی توثیق بھی" وکان ثقة"کے الفاظ کے ساتھ کی ہے۔

- کتاب الطب کے باب"فمن ینعت له ان یشرب عن دمه" میں ایک روایت نقل کی ہے:

(( حدثنا مخلد بن یزید- وکان ثقة- عن ابن جریج ، عن عطاء : انه سئل عن رجل وجعکبده، فنعت له ان یشرط علی کبده،وان یشرب من دمه،فقال:لابس ،هی ضرورة ،قال ابن جریج :قلت له:الیس الدم حراماً؟قال:ذلک من ضرورة)) [28]

اس روایت میں بھی امام ابن ابی شیبہؒ اپنے شیخ بقی بن مخلد کی ثقاہت کی گواہی "وکان ثقة"کے الفاظ سے بیان کررہے ہیں۔

- کتاب الحج کے باب" فی الرجل یموت ولم یحج و هو موسر" میں ایک روایت نقل کی ہے:

(( حدثنا وکیع بن الجراح ، عن سفیان ، عن المجاهد بن رومی-وکان ثقة- قال: سالت سعید بن جبیر ، و عبد الرحمٰن بن ابی لیلی، و عبد الله بن مغفل ، عن رجل مات ، ولم یحج ، وهو موسر ،فقاک سعید :النار النار ،وقال ابن مغفل :مات ،وهو ماص لله ،وقال ابن ابی لیلی :انی لارجو ان حجّ عنه ولیه)) [29]

اس روایت کی سند کو نقل کرتے ہوئے آپؒ نے ایک راوی مجاہد بن رومی کی ثقاہت کو وکان ثقۃ کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

2. امام ابن ابی شیبہؒ نے بعض رواۃ حدیث کی" واثنی علیه خیراً" کی اصطلاح کے ساتھ تعدیل کی ہے۔اس ضمن چند ایک امثلہ حسب ذیل ہیں:

- کتاب الصلوات کے باب"کم یصلی فی رمضان رکعة"میں ایک روایت ذکر کی ہے:

((حدثنا غندر ،عن شعبة،عن خلف بن ربیع-واثنی علیه خیرا- عن ابی البحتری انه کان یصلی خمس ترویحات فی رمضان ویوتر بثلاث )) [30]

اس مثال میں آپؒ نے خلف بن ربیع کی عدالت وثقاہت کو"واثنی علیه خیراً" کی اصطلاح سے بیان کیا ہے۔

- کتاب الصلوات کے باب" فی مدافعة الغائط والبول فی الصلاة"میں ایک روایت مذکور ہے:

**((حسین بن علی ،عن ابی حرزة "شیخ من اهل المدینة" ۔واثنی علیه خیراً۔ عن القاسم بن محمد ،قال: دخل بعض بنی اخی عائشة الیها ،فقام الی المسجد ،فقالت:اجلس،انی سمعت رسول الله ﷺ یقول: لایصلی احدکم بحضرة طعام ،و لایدافع الأخبیثین))** (31)

اس روایت میں امام ابن ابی شیبہؒ راوی حدیث کی دو طرح توثیق کی ہے۔ایک راوی کا تعارف پیش کیا ہے کہ " **شیخ من اهل المدینة**" کے الفاظ کے ساتھ بھی تعدیل کی ہے اور دوسرا" **و اثنی علیه خیراً**" کے الفاظ سے بھی توثیق کی ہے۔یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ راوی حدیث امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک ثقہ ہے اور قابل حجت ہے۔

- کتاب البیوع والاقضیۃ کے باب" **فی مطل الغنی و دفعه**"میں ایک روایت ہے:

**(( حدثنا وکیع ،قال:حدثنا وبر بن ابی دلیلة الطائفی،عن محمد بن میمون بن مسیکة،قال:۔واثنی علیه خیراً۔ ،عن عمرو بن الثرید ، عن ابیه ، قال:قال رسول الله ﷺ : لی الواجد یحل عرضه و عقبته۔ قال وکیع:عرضه: شکایته، وعقوبته: حبسه))** (32)

اس روایت میں امام ابن ابی شیبہؒ نے پہلا منہج اپنایا ہے کہ کسی دوسرے شخص کے رائے کو رجال سند کی توثیق کے ضمن میں ذکر کیا ہے جیسا کہ امام وکیع بن الجراح جو ایک بہت بڑے محدث اور ثقہ واوثق راوی حدیث ہیں انہوں نے محمد بن میمون بن مسیکہ کی توثیق " **و اثنی علیه خیراً**" سے کی ہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب ایک ثقہ راوی جس کی عدالت وثقاہت پر تمام ائمہ و جرح وتعدیل کا اجماع ہو۔وہ کسی راوی حدیث کی توثیق کرے تو اس کی ثقاہت وعدالت پر کسی بھی قسم کا شک وابہام نہیں کیا جا سکتا ہے۔

- کتاب الجہاد کے باب" **فی الطعام و العلف یؤخذ منه الشی فی ارض العدو**"میں ایک روایت ہے۔

**((حدثنا وکیع ،قال:ثنا ابو جعفر الرازی، عن الربیع بن انس ، عن ابی العالیة ، عن غلام لسلمان یقال له سوید۔واثنی علیه خیراً۔ قال : کما افتتح الناس المدائن ، وخرجوا فی طلب العدو اصبتُ سلةً، فقال لی سلمان :هل عند ک طعام ؟ قال:قلت سلة اصبتها، قال:هاتها، فان کان مالاًدفعناه الی هولاء ، وان اکان طعاماً اکلناه ))** (33)

اس روایت میں امام ابن ابی شیبہؒ نے رواۃ حدیث میں ایک غلام کو بھی ذکر کیا ہے اس غلام کا تعارف بھی کرایا ہے کہ وہ سلمان کا غلام ہے اس کا نام سوید ہے بعد ازاں اس کی توثیق بھی کی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روایت اور راوی امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک ثقہ ہے۔

- کتاب الاوائل کے باب" **باب اول ما فعل و من فعله** " میں ایک روایت نقل کی ہے:

**((حدثنا ابو اسامة ،حدثنا سفیان ،قال:اخبرنی واصل الأحدب ،قال: حدثتنی عائذه امراة من بنی اسد ۔ وأثنی علیها خیراً۔ قال: سمعت عبد الله بن مسعود ،وهو یوطی الرجال**

و النساء -یعنی یتخطاهم-الایهاالناس من ادرک منکم امراة او رجل فالسمت الاول ،فانا الیوم علی الفطرة))[34]

اس راویت میں امام ابن ابی شیبہؒ نے ایک راویہ حدیث کی تعدیل" واثنی علیها خیراً" سے کے ساتھ کی ہے۔

3. امام ابن ابی شیبہؒ نے بعض اوقات نقد رجال کے لیے" لم أر به باساً" کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے۔ جس کی مثال حسب ذیل ہے۔

- کتاب الطلاق کے باب" فی طلاق المُبرسم والذی یهذی "میں ایک روایت نقل کی ہے:

((نا اسماعیل بن علیة ، عن یونس ،قال:حدثنی رجل من اهل الشام ،لم أربه باساً،قال : کنا فی غزاة ،فبرسم صاحب لنا ، فطلق امراتة ثلاثا، فلما افاق:قالوا له: کذا و کذا، قال: مااعلمنی قلت من هذا قلیلاً او کثیراً ،ولا اعرفه ،فرکب رجل منا الی عمر بن عبد العزیز فی حاجة،فلما قضی حاجته، ساله عن ذلک فدینه،))[35]

اس مثال میں رجال سند میں سے ایک راوی کو مبہم رکھا گیا ہے اس کے علاوہ اس کا علاقہ اور اس کی توثیق کے بارے میں" لم ار به باساً" الفاظ بھی نقل کیے ہیں کہ اس سے راویت نقل کرنے میں کسی بھی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے تو اس طرح کا راوی امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک ثقہ ہے جبکہ علمائے جرح وتعدیل کا اختلاف ہے۔امام شافعی کے نزدیک وہ ثقہ ہے اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا جبکہ جمہور کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں ہے۔[36]

انہوں نے اپنے بعض شیوخ کی توثیق کرتے ہوئے فرمایا"وکان ثقة" جیسے مخلد بن یزید اور زیادہ بن ربیع وغیرہ[37] انہوں نے بعض رجال السند کی بھی توثیق کی ہے، جیسے قیس بن عبداللہؒ اور مجاہد بن رومیؒ وغیرہ ان کے لئے بھی "وکان ثقة"[38] کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے اپنے بعض شیوخ کے رواۃ، یا ان سے اوپر والے درجے کے محدثین کی توثیق وتعریف نقل کی ہے۔ان میں خلف بن ربیع ابی حرزہؒ، محمد بن میمون بن مسیکةؒ وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ بعض رواۃ کی تعدیل" واثنی علیه خیراء اور لم ار به باساً" کے الفاظ سے کی ہے۔

تجریح رجال میں امام ابن ابی شیبہؒ کا اسلوب

نقد رجال میں تجریح سے مراد رواۃ حدیث کی تضعیف ہے۔ کسی بھی راوی کی تضعیف میں تعدیل کی بنیادی صفات (عالت وضبط) کے منافی صفات (کذب، تہمت، کذب، بدعت، فسق، جہالت، سوء الحفظ، تساہل راوی، کثرت وہم، شدید غفلت) کی موجودگی کا بنظر غائر مطالعہ کیا جاتا ہے۔اگر کسی راوی میں تعدیل کی صفات نہ پائی جائیں تو اس پر جرح کی جاتی ہے۔امام ابن ابی شیبہؒ نے تعدیل کی طرح جرح کرنے میں کتب احادیث میں امتیازی مقام حاصل کیا ہے۔انہوں نے

رواۃ حدیث پر جرح کرنے میں ان کی حیثیت کے مطابق مختلف الفاظ بیان کیے ہیں۔ یہ الفاظ جرح، رواۃ کے درجات میں تفاوت کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔ انہوں نے رواۃ کے عیوب و نقائص کا لحاظ رکھتے ہوئے ان میں ان میں موجود جہالت، قدح وعیب کو بیان کیا ہے۔ جس سے کتب احادیث میں علم حدیث کے اس فن جرح میں ان کی عمدہ مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کی تجریح کی اصطلاحات وطریقے

تجریح رجال میں اگر امام ابن ابی شیبہؒ کے ہاں مستعمل مصطلحات و طریقوں کا علمی جائزہ لیا جائے تو ان کے طریقوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اس علمی وفنی تنوع کی ایک جھلک ذیل سطور میں پیش خدمت ہے۔

راوی کے نام کی صراحت نہ ہو

راوی کے نام کا مذکور نہ ہونا اس کی جہالت کی دلیل ہے۔ اگرچہ اس کی کنیت غیر معروفہ یا کوئی غیر مشہور صفت ذکر کر دی جائے، اس لیے کہ عدالت اور ضبط رواۃ کے لیے محدثین کے مقرر کردہ ضابطوں میں یہ لازمی امر ہے کہ راوی کا معروف ومشہور نام یا کنیت یا صفت ہو جس سے اس کی حالت کا اندازہ لگا کر اس کے متعلق علماء کی تصریحات کو جمع کیا جا سکے تاکہ اس پر فیصلہ کیا جائے کہ اس کی روایت مقبول ہے یا مردود۔ چنانچہ محدثین کے نزدیک ایسا راوی جس کا نام مذکور نہ ہو خواہ "رجل" کہہ ذکر کیا گیا ہو یا پھر اس کی غیر معروف صفت وکنیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔ وہ مبہم کہلاتا ہے۔[39] لیکن اگر اس کی توثیق کر دی جائے تو وہ راوی امام ابن ابی شیبہ کے نزدیک عادل وضابط تصور کرتے ہوئے ثقہ کہلائے گا۔

صحابی کا ابہام یا مجہول ہونا

صحابہ کرام علیھم الرضوان تمام عدول اور ثقہ ہیں اس لیے ان کی تعدیل خود اللہ رب العزت نے فرمائی ہے اور نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔ بسا اوقات تابعین دوران روایت نام لینے کی بجائے اس طرح کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے مجھے یہ حدیث بیان کی یا کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے حدیث بیان کی جو نبی اکرم ﷺ کا ساتھی بنا رہا۔ بسا اوقات کسی اور طریقے سے بیان کرتا ہے جو صحابی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ تو اس ضمن وہ روایت مقبول ہے۔ اس پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام تمام ہی عادل ہیں جیسا کہ علامہ آمدی فرماتے ہیں کہ **"اتفق الجمهور من الائمة على عدالة الصحابة مطلقا"**[40] جمہور ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ تمام ہی مطلق طور پر عادل ہیں۔ بلکہ امام سفیان ثوریؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ اور یہ مسلمہ اصول ہے **"جهالة الصحابى لاتضر"** صحابی کا مجہول ہونا سند کو نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔[41]

اس طرح کی بہت زیادہ احادیث کو امام ابن ابی شیبہؒ نے نقل کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب "المسند" میں

ایک مسند کو بغیر صحابی کا نام لیے ذکر کیا ہے۔ جس میں مکمل سند موجود ہے سوائے صحابی رسول ﷺ کے۔ اس لحاظ سے وہ سند اور روایت مقبول ہے۔

شیوخ کو مجہول رکھنا

امام ابن ابی شیبہؒ روایت سند کو نقد کرتے ہوئے اپنے شیخ یا راوی کے شیوخ کو مجہول و مبہم ذکر کرتے ہیں۔ یعنی آپ سند میں ایسا راوی ذکر کر دیتے ہیں جو عدالت وضبط کے اعتبار سے نامعلوم ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات وہ معروف ہی نہیں ہوتا ہے جس کی پہچان ہو سکے کہ یہ کون ہے صرف اس کے بارے میں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن شیبہؒ کے شیوخ سے ہے۔ ایسے راوی کو اصولی اعتبار مجہول و مبہم کہتے ہیں، اس طرح کے رواۃ کی مرویات و مسموعات کے بارے میں ائمہ و محدثین توقف کے قائل ہیں جب تک اس کی ثقاہت وعاالت کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے۔ اس طرح کا بھی منہج امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنایا ہے کہ اپنے شیوخ کو مبہم ذکر کیا ہے۔ اس کے لیے امام ابن ابی شیبہؒ "**حدثنابعض المشائخ ,حدثنا بعض المشیخه**" کی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہؒ کبھی کبھار اپنے شیوخ سے روایات بیان کرتے ہوئے ان کے اسماء ذکر نہیں کرتے جس سے ابہام پیدا ہوتا ہے کہ یہ روایت امام ابن ابی شیبہؒ نے کس شیخ سے بیان کی ہے، جو سماع کے صیغے اتصال پر دلالت کرتے ہیں لیکن جس سے جہالت باقی رہتی ہے۔ جس کی چند ایک امثلہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

**((حدثنابعض،اصحابنا))،((حدثنابعضالبصريين))** اسکے علاوہ **((حدثناشيخ لنا،حدثناشيخ لقيته بمنى،حدثنابعض المشيخه))** الفاظ کا بھی استعمال کرتے ہیں۔[42]

اس کے علاوہ امام ابن ابی شیبہؒ کی تصانیف میں ابہام رواۃ کی ایک شکل یہ بھی ملتی ہے کہ آپ کہتے ہیں **اخبرنا شیخنا، اخبرنی رجل من الکوفة** ۔وغیرہ۔ تو اس سے رواۃ کو مجہول و مبہم رکھا جاتا ہے۔ مبہم راوی کی بیان کردہ روایت کو متقدمین نے " مبہم " سے تعبیر کیا ہے اور متاخرین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ یعنی مبہم وہ روایت ہوتی ہے جس میں ایسا راوی ہو جس کا نام نہیں لیا گیا ہو۔[43]

باطل عقائد کے حامل رواۃ

امام ابن ابی شیبہؒ باطل عقائد رکھنے والے افراد سے مروی روایات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک عقائد باطلہ کے حاملین کی روایت کو بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ کتاب السنة میں لکھتے ہیں:

"**سمعت ابا بكر بن ابی شيبة ، قال له رجل من اصحابه: القرآن كلام الله وليس**

بخلوق؟ فقال ابو بکر: من لم یقبل هذا فهو ضال، مضل،مبتدع ، "[44]

" میں امام ابو بکر بن ابی شیبہ سے سنا کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا۔ کیا قرآن کلام اللہ اور مخلوق نہیں ہے؟ پس امام ابن ابی شیبہؒ نے فرمایا جو اس بات کو قبول نہیں کرتا ہے وہ ضال، مضل اور بدعتی ہے۔"

مراتب جرح و تعدیل میں سے ایک لفظ بدعت بھی ہے۔ بدعتی کے غیر ثقہ ہے۔ اس کی روایت قابل قبول نہیں ہے۔ لہذا ضال اور مضل تو بدعتی سے بھی بدتر ہیں۔

خلاصہ بحث و نتائج

امام ابن ابی شیبہؒ کا شمار جلیل القدر ائمہ حدیث کے ساتھ علم حدیث کے ماہرین میں بھی ہوتا ہے۔ آپؒ کے ہم عصر اور فن جرح و تعدیل کے ائمہ و اساطین علم بھی آپ کی تعریف و تحسین کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جرح و تعدیل میں آپؒ کا منہج نہایت علمی، تحقیقی اور معتدل ہے۔ آپ نے اس فن جرح و تعدیل کے ارتقائی و ابتدائی مراحل میں اپنی تصانیف حدیث میں راوۃ حدیث پر نقد کے لیے مختلف و متنوع اسالیب اپنائے ہیں۔ تعدیل رجال میں راویوں کے مراتب کو ملحوظ خاطر رکھ کر مختلف مصطلحات نقد کا استعمال کیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ کسی راوی کی تعدیل و توثیق کی حیثیت کیا ہے؟ تاکہ اس کی مرویات کو بھی وہی مقام حاصل ہو سکے جس کا وہ اہل ہے۔ اسی طرح امام ابن ابی شیبہؒ نے تجریح رجال کے سلسلے میں مختلف طریقے اپنائے ہیں۔ کہ جس سے ان کی راوی یا رواۃ حدیث پر ان کی جرح کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس مقالہ میں امام ابن ابی شیبہؒ کے جرح و تعدیل کے سلسلے میں مخصوص اور امتیازی منہج و اسلوب کا ایک علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں کہ جنہوں نے فن حدیث کی کتب سے ہٹ کر متن حدیث کی کتب میں جرح و تعدیل کی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## (References) حوالہ جات

[1]. ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی الکوفیؒ ۱۵۹ھ بمطابق ۷۷۶ء میں مشرقی عراق کے شہر "واسط" کے ایک علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپؒ اپنے وقت کے ایک عظیم اور جلیل القدر محدث اور فقیہ تھے۔ محدثین عظام و علماء کرام نے ان کے علم وفضل اور فن حدیث میں دسترس اور تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔

[2]. ابن الاثیر الجزری، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد الشیبانی،، **جامع الاصول**،(بیروت: دار الکتاب العربیہ،1992ء)ج1،ص126۔

Ibn al-Athir al-Jazari,Abu al-Hassan Ali ibn Muhammad ibn Muhammad ash-Shaybani,***Jāmi' al- Asool*** (Beirut: Dār al Kitāb al 'Arabiyyah 1992)1/126.

[3]. حاجی خلیفہ، **کشف الظنون عن اسماء الکتب والفنون**،(بیروت: موسسہ الرسالہ،2004ء)،ج1،ص582۔

Haji Khalifa,***Kashf al-Zunun 'an Asami al-Kutub wa al-Funun***(Beirut,Muʾassasat al-Risāla,2004),1/582.

[4]. صبحی صالح، ڈاکٹر، **علوم الحدیث ومصطلحہ**،(بیروت: دار الکتب الاسلامی،1998ء)، ص109۔

Sobhi Saleh,Dr,***Uloom al-ḥdīth w Muṣṭlhih***,( Beirut: Dār al Kutub Al-Islamī,1998)P:109-

[5]. ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمٰن الشہرزوری، ابوعمرو، **معرفۃ انواع علوم الحدیث (مقدمہ ابن صلاح)**،(بیروت: دار احیاء التراث العربی ، 2001ء)، ص194۔

Ibn al-Salaḥ, Abū 'Amr 'Uthmān ibn 'Abd il-Raḥmān al-Shahrazūrī ***Muqadimah Ibn al-Salah*** (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al 'Arabī,2001)P:194.

[6]۔ ابن حبان، **کتاب الضعفاء والمتروکین**، ص251۔

Ibn Hibban,Muhammad al-Busti , ***Kitab-Al-Zuafa-w-Al-Matrokeen***,Page:251

[7] الذھبی، شمس الدین، ابوعبداللہ محمد بن احمد، **تذکرۃ الحفاظ**،(بیروت: دار الغرب الاسلامی،1994ء)ج2،ص283۔

Adh-Dhahabī ,Shams ad-Dīn , Abū ʿAbdillāh Muḥammad ibn Aḥmad, ***Tazkirat ul Hufaaz***,( Beirut: Dar al-Garb al-Islami.1994)2/383

[8] اعظمی، محمد مصطفی، ڈاکٹر، **منہج النقد عند المحدثین**،(ریاض: مکتبۃ الکوثر،1990ء)، ص5۔

Al-A'zami, Muhammad Mustafa,Dr, ***Manhaj an-Naqd 'ind al-Muhaddithin***,( Riyad:Maktaba al-Kusar.1990)P:05.

[9] ابن عدی، امام، الحافظ، **الکامل فی الضعفاء والرجال**،(بیروت: دار الکتب العلمیہ 1422ھ)،ج1،ص138۔

Ibn Udai, Imam Al-Hafiz, ***Al-Kamil fi Dhu'afa' al-Rijal*** (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1422), 1:138

[10] السخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، شمس الدین، **فتح المغیث**،،(بیروت: دار الکتب العلمیہ، س۔ن)، ص52

Al-Sakhawi,Muhammad bin Abd al-Rahman bin Muhammad, Shams al-Din ,

***Fath Al-Mughith***,( Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, )P:52.

[11] ابن حجر عسقلانی، **تہذیب التہذیب**، (بیروت: دار المعارف 1994ء)ج6، ص225۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī,***Tahd̲ī al-tahd̲īb,*** (Beurit: Dār al M'arifah, 1994),2/225

[12] ابن حجر عسقلانی، **تہذیب التہذیب**، ج2، ص30۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī ,***Tahd̲ī al-tahd̲īb***,2/30.

13 امام مزی، **تہذیب الکمال**، (بیروت: موسسہ الرسالہ1994 ء)ج3، ص172۔

Imam Mazi , ***Tahzeeb-ul-Kamal*** ( Beirut: Mo'assasah al Risālah, 1994)3/172.

[14] ابن ابی شیبہ، **مقدمۃ المصنف لابن ابن ابی شیبہ** ، تحقیق: حمد بن عبداللہ الجمعہ و محمد ابراہیم اللحیدان، (ریاض: مکتبۃ الرشد 2004 ء)ج1، ص115۔

Ibn Abī Shayba, ***Moqadma Muṣannaf Li.ibn Abī Shayba***, Ḥamad bin Abdullāh al-Jumʿa and Muḥammad Ibrāhīm al-Laḥīdān, (Riyād̲ḥ: *Maktabāt al-Rushd*, 2004)V:1,P:115

15 ابن ابی شیبہ، **کتاب المغازی** ، تحقیق: ڈاکٹر عبدالعزیز عمری، (ریاض: دار اشبیلیہ للنشر والتوزیع، 1999ء)، ص19۔

Ibn Abī Shayba, ***Kitāb.al-māĝzī,*** Research:Dr,Abdulʿazīz ʿumrī,(Rīyad̲ḥ,Dār Ishbīlīyā ll nshar w.tozīʿa,1999)Page:19-

16 **الکامل فی الضعفاء**، ج1، ص138۔

***Al-Kamil fi Dhu'afa' al-Rijal***,1/138-

17 ابن حبان، تاریخ الثقات، ص276۔

Ibn Hiban ***,Tarikh al-Thiqat***,P:276

18 ابن ابی حاتم الرازی، محمد عبدالرحمٰن، **کتاب الجرح والتعدیل**، (حیدر آباد: دائرۃ المعارف 1982ء)ج5، ص160۔

Ibn Abī Ḥātim al-Rāzī,Abū Muḥammadʿ Abd al-Raḥmān,***Kitāb al-Jarḥ wa-l-taʿdīl***(hyd:Daeratul Maʿarif, 1982)5/160.

19 الخطیب البغدادی، **تاریخ مدینۃ السلام** ، تحقیق: بشار عوار معروف، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 2001ء)ج10، ص66۔

Al-Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh madīnat al-salām*, ed. Bashshār ʿAwwād Maʿrūf,(Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 2001), 10/66

20 امام مزی، **تہذیب الکمال**، ج2، ص733۔

Imam Mazi , ***Tahzeeb-ul-Kamal*,** V2, P:733.

21 شمس الدین الذھبی، **میزان الاعتدال**، ج2، ص490۔

Shams al-Dīn al-Dhahabī, *Mizan al Etidal, V2,P:490.*

22 ابن حجر عسقلانی، **تہذیب التہذیب**، ج6، ص3۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī,***Tahd̲ī al-tahd̲īb****,6/03*

23 سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**، تحقیق: عبدالوہاب، عبداللطیف (کراچی: میر محمد کتب خانہ، 1972ء)، ج1، ص310۔

Sayūṭī, Jālal-u-Dīn,ʻAbd al Raḥmān bin Abī Bakr, ***Tadreeb Ur Ravi Fi Sharah***

***Taqreeb***,Taḥqīq:ʿabd-ul-wahab ʿabd-ul-Laṭīf,(Karachi:Mīr Muḥammad Kutab Khana,1972)1/310

24 ابن ابی شیبہ، **مصنف بن ابی شیبہ**،،ج1،ص185

Ibn Abī Shayba, ***Muṣannaf Ibn Abī Shayba***,*1/185.*

25 ایضاً،ج1،ص258۔

Ibid,*1/258.*

26 ایضاً،ج2،ص49۔

Ibid,*2/49.*

27 ایضاً ،ج3،ص12۔

Ibid,*3/12.*

28 ایضاً،،ج2،ص392۔

Ibid *2/392.*

29 ایضاً،ج4،ص356۔

Ibid,*4/356.*

30 ایضاً،ج2،ص392۔

Ibid,*2/392.*

31 ایضاً،ج2،ص423۔

Ibid,*2/423.*

32 ایضاً،ج7،ص79۔

Ibid,*7/79.*

33 ایضاً،ج12،ص441۔

Ibid,*12/441.*

34 ایضاً،ج14،ص133۔

Ibid *14/133.*

35 ایضاً،ج5،ص36

Ibid *5/36.*

36 سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر، **تدریب الراوی** ،ج۱،ص۳۱۳

Sayūṭī, Jālal-u-Dīn,ʻAbd al Raḥmān bin Abī Bakr, ***Tadreeb Ur Ravi***, 1/313.

37 ابن ابی شیبہ، **مصنف بن ابی شیبہ** ،ج1،ص158،/ج3،ص12۔

Ibn Abī Shayba, *Muṣannaf Ibn Abī Shayba,1/158, and 3/12.*

38 ایضاً،ج2،ص49۔

Ibid,*2/49*

39 السخاوی، **فتح المغیث**،ج2،ص45۔

Al-Sakhawi , ***Fath Al-Mughith***,

40 الآمدی، الاحکام، ج2، ص128۔

Al.Aamdim, ***Al-Ahkam*** , V2, P:128

41 تدریب الراوی، ج2، ص214۔

***Tadreeb Ur Ravi,*** 2/214.

42 ابن ابی شیبہ، مصنف بن ابی شیبہ، ج3، ص138۔

Ibn Abī Shayba, ***Muṣannaf Ibn Abī Shayba***,*3/138.*

43 بیقونی، المنظومۃ، ص۶۱

Al. Biyqoni, ***Al. Manzoma***, P:61.

44 عبداللہ بن احمد بن حنبل، السنۃ، (رماضی: 1994ء) ج1، ص33

‘ Abd Allāh ibn Aḥmad Ibn Ḥanbal, ***Al-Sunnah***, Publisher: Ramādī ,1994,1/33.